مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام

آج وہ دن ہے کہ سب اہل جہان روتے ہین
خاک مین ہو جہان دیکھو تو وان روتے ہین
جتنے ہین زیر فلک پیر و جوان روتے ہین
مرغ ہو کر بہ جہان بال فشان روتے ہین

آدمی کیا نہین حواس اور نہ نبیون مین ہوش
سرنگون گر محمد کے ہم دوش بدوش
طاقت نالہ نہ انکو نہ انھین تاب خروش
چپکے بیٹھے ہوے سب خرد و کلان روتے ہین

عرش سے حورین تو دیکھ بیٹھین ہین دیوار کو پشت
اور روح الامین افسوس کے مارے انگشت
سینے کو اپنے ملک کوٹتے ہین باندھ کے مشت
شمع کی طرح لگا کر بہ دہان روتے ہین

شرح اس غم کی کسیطرح نہین کی جاتی
لکھنے بیٹھے ہین تو کاغذ کی پھٹے ہے چھاتی
شارحون کے تئین کچھ بات نہین بن آتی
جون قلم حرف کے آتے بزبان روتے ہین

ہوا و بیداد ز دست فلک دون پرور
صورت کار جہان دیکھکے سو نیزون پر سر
سر انھون کے جو کٹاتے ہین دو جگ کے سرور
تن سے کے زخمون کی طرح خندہ زنان روتے ہین

جو بپا بر مین محمد کے سوا اسکا تن پاک
اسکو دیتے اہل حرم کر کے گریبان کو چاک
آج بے سر ہی پڑا دشت مین آلودہ بخاک
موے سر اپنے پراگندہ کنان روتے ہین

انکی عترت کی کہون کیونکہ مین لٹنے کا حال
پاک کرنے کے لیے اشک نچھوڑا رومال
نہ رہی دست مین انگشتر و پا مین خلخال
مثل شبنم وہ مصیبت زدگان روتے ہین

روز و شب پیتے ہین وہ خون جگر کے پیالے
بل مین بندہ جاتے ہین اُس جایہ لہو کے تھالے
زخم ہین انکے دلون کے ابھی اتنے آلے
جس جگہ بیٹھکے وہ ماتمیان روتے ہین

نہ کوئی مونس انھون کے نہ کوئی ہے غمخوار
رو مدینے کی طرف لاکے یہ دن مین صد بار
کہ کرین درد دل اپنے کو یہ اس سے اظہار
اس طرح سے غم دل کر کے بیان روتے ہین

یا نبی اپنے یتیمون کی خبر لو آ کر
گوشۂ دامن اشفاق سے پونچھو آ کر
اس مصیبت مین تسلی ہمین ٹک دو آ کر
کب سے با دیدۂ خوننابہ چکان روتے ہین

جسکے بن دیکھے نہ تھا ایک گھڑی تمکو چین
رن مین بیجان تمھارا ہے سو وہ نور العین
دور نظرون سے ہوا ٹک تو پکاری کہ حسین
اُسکے ماتم مین ہم افسردہ دلان روتے ہین

خنجر اُس پیاسے کی گردن پہ وہ دو دھارا پہنچا
پانی میٹھا نہ اُسے اور نہ کھارا پہنچا

حال یوں دست تظلم سے ہمارا پہونچا
دیکھ جنگل کے ہیں جانوران روتے ہیں

نہ رہی باقی ہے اصغر میں نہ اکبر میں دم
رن میں بیجان پڑے انکے تن نازک درہم
اور قاسم کی کہیں کیا جو ہوا اپنے پسر
دیکھکر زخمی شمشیر و سنان روتے ہیں

اقربا تجھ سے تھے بزیر شمشیر
دیکھو دیکھو آئی پڑی خاک میں یوں ہیں ہم اسیر
نہ رہا ایک کبیر انمیں سے نے ایک صغیر
ابر کی طرح بفریاد و فغان روتے ہیں

بسکہ اس دشت میں اگروہ حق انکے پہ لڑے
ہم مصیبت زدگان تنگ ان کی میں کھڑے
جو زخمی ہو بدن خاک میں بے سر ہیں پڑے
تن پہ ہر ایک کے جون نوحہ گران روتے ہیں

چرخ کی اس عداوت کی تئیں دیکھیے سیر
اور فرزند تمھارے جو ہیں سو آب بغیر
وحشی سیراب ہیں جنگل میں ہوا میں اڑیں طیر
لب دریا وہ کھڑے تشنہ لبان روتے ہیں

دین کا جسکے خلائق کے تئیں دعوا ہے
پوچھتا ہو جو کوئی تم پہ مصیبت کیا ہے
اسکی اولاد کے سر پر یہ ستم برپا ہے
دشت غربت میں پڑے بے وطنان روتے ہیں

کربلا سے ہمیں جاتے ہیں لیے شام لعین
گرتے ہیں خاک کے سر پہ اُتر کہ بزمین
ہاتھ سے ہمکو ستم کیشوں کے آرام نہیں
گاہ ہم چڑھکے بہ پشت شتران روتے ہیں

غرض اب کہتے ہیں اسطرح کہ دکھ اہل حرم
دیدہ جن و ملک خون کے دل کے ہیں نم
تھرتھراتے ہیں پڑے سن کے جسے لوح و قلم
روز و شب لخت جگر آدمیان روتے ہیں

اس ارادے پہ تو کر ختم اے سودا یہ کلام
شام کو صبح تلک صبح سے لیکر تا شام
کہ تجھے حشر میں بخشائے وہ مظلوم امام
اُسکے عالم میں اسے عالمیان روتے ہیں

مرثیہ بجناب حضرت امام حسینؑ

بدن پہ زخم ستم رن میں جب اٹھائے حسین
اٹھاکے سر کہا تب کہ اے خدائے حسین
گرے پڑے سے زمیں پشت زیں کہ ہے حسین
جو کچھ کہ تیری رضا ہو سو ہے رضائے حسین

چنانچہ یوں ہے روایت کہ بعد قتل امام
کہا ہے حق نے بہ سوگند مجکو بعد سلام
دیا یہ نعش کو روح الامینؑ نے آکے پیام
جو کچھ حسین کہے دوں میں خون بہائے حسین

دیا جواب یہ اس نعش نے معاذ اللہ
آگے اور انکے تئیں کاٹیں پھر کے یہ گمراہ
وہ میں ہوں خاک سے جسکے جو سر جدا کیا
تو کبریائی سے اسکے نہ منہ پھرائے حسین